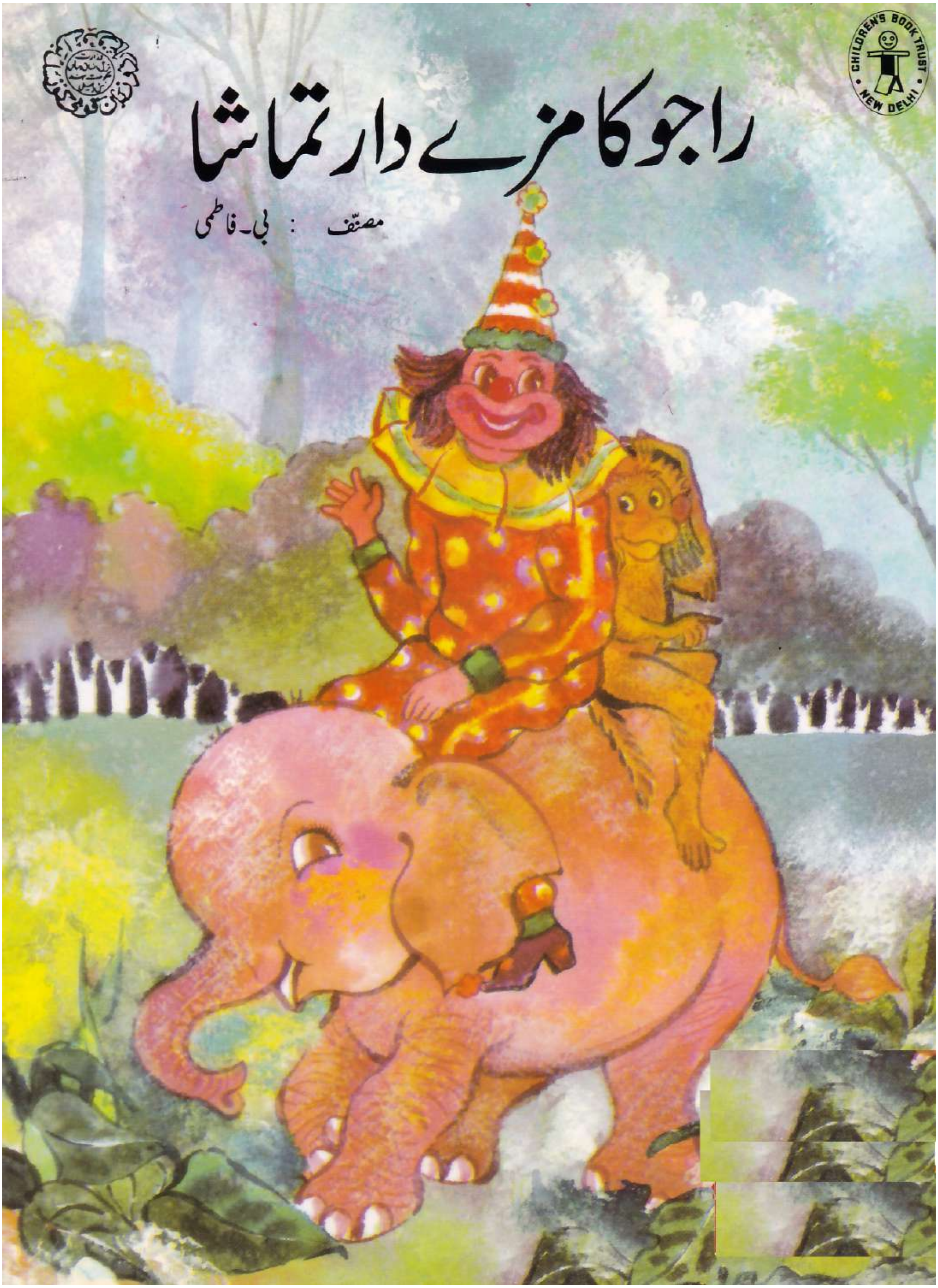
راجو کا مزے دار تماشا

مصنّف : بی۔ فاطمی



راجو کا مزے دار تماشا

مصنّف : بی۔ فاطمی
عکّاسی : چیتالی چٹرجی
مترجم : کمال احمد زیدی



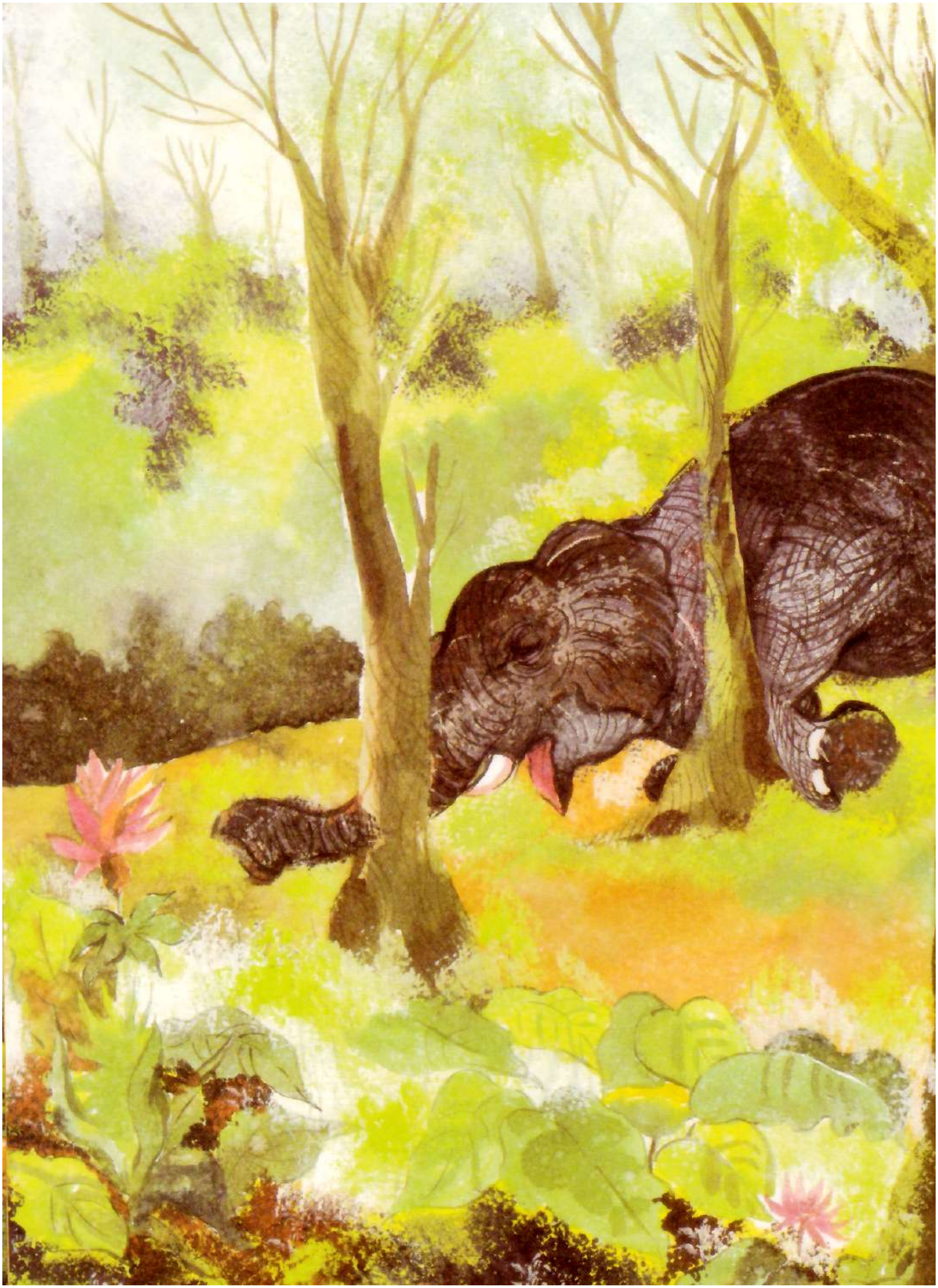
چلڈرن بک ٹرسٹ　　قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان　　بچوں کا ادبی ٹرسٹ

ہاتھی کا بچہ ، راجو ، اپنی ماں کے پاس لیٹا ہوا تھا۔ اس نے اپنا سر اٹھایا اور تھوڑی سی آنکھ کھولی۔ اُس نے دیکھا، ماں گہری نیند سو رہی تھیں۔ وہ آہستہ سے اٹھا اور چپکے سے وہاں سے کھسکنے لگا۔

"وقت پر آجانا" راجو نے اپنی ماں کی بڑبڑاہٹ سُنی۔

"اچھا اماں" اس نے جواباً کہا اور تیزی سے اپنے قدم بڑھائے۔ وہ اپنی ماں سے بہت پیار کرتا تھا اور اس کے حکم کو ٹالنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔





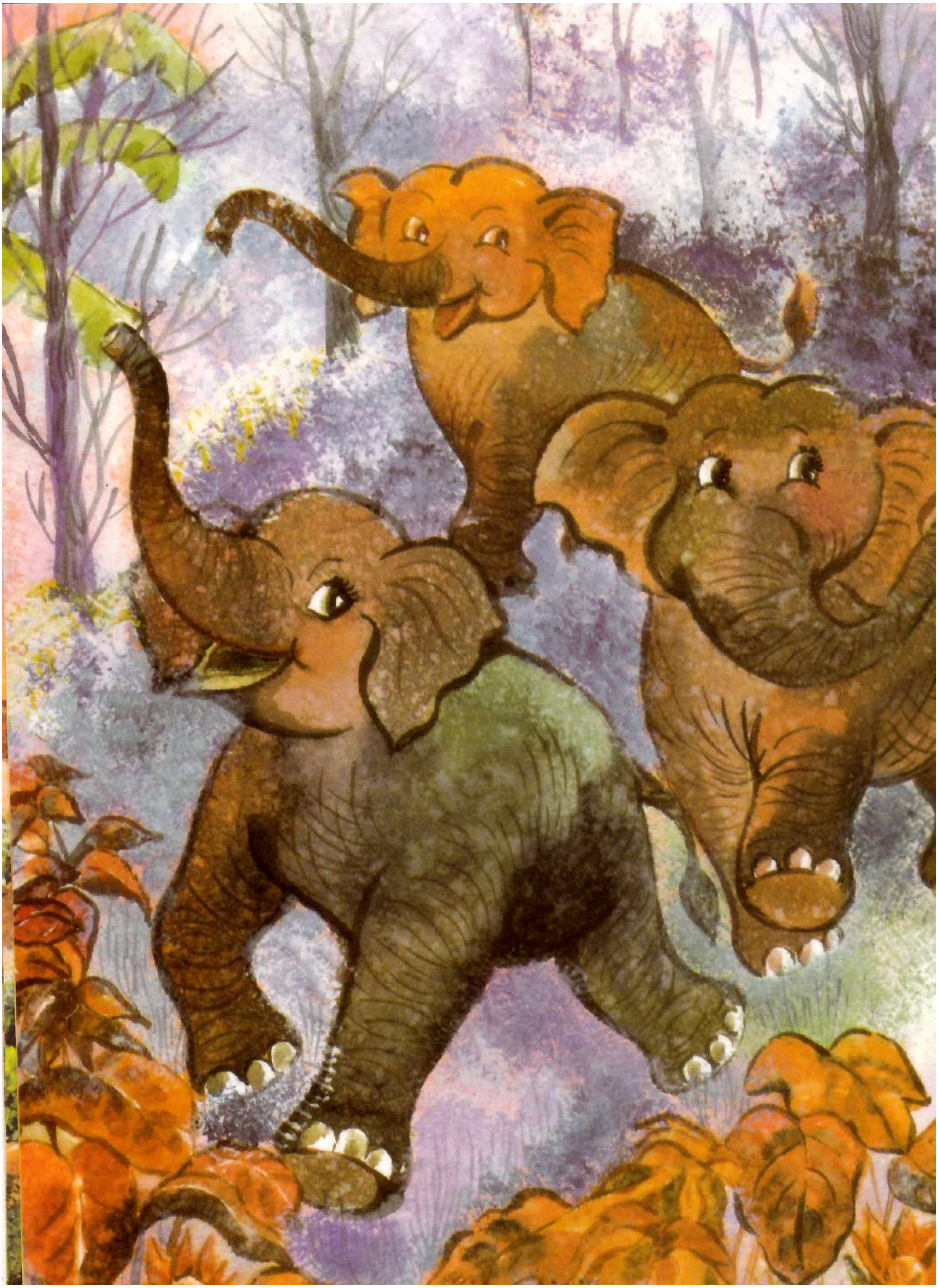


وہ چل پڑااور تیز قدم بڑھا کر اپنے دوستوں میں پہنچ گیا۔ وہ سب مل کر بڑے مزے سے وقت گزارتے تھے۔

جس وقت وہ گھر لوٹ رہے تھے، اسی وقت انھوں نے ایک ہاتھی کا بچہ اپنی طرف آہستہ آہستہ آتے ہوئے دیکھا۔ انھوں نے اس کو اپنے ساتھ آنے کی دعوت دی۔ کچھ ہی دنوں میں وہ اجنبی ''ہری'' ان سب کا ہیرو بن گیا۔ وہ سب لوگ روزانہ ساتھ ہی کھیلتے تھے۔

ایک دن ہری مقررہ وقت پر نہیں آیا۔ اس کے دوست فکر مند ہوگئے۔ گھنٹوں بیت گئے۔ اچانک اس کی ایک جھلک نظر آئی، وہ اس کی طرف دوڑے۔

''مجھے افسوس ہے!'' وہ بولا ''میں اپنی آنٹی کے پاس چلا گیا تھا۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر آپ لوگ بھی میرے ساتھ ہوتے۔!''



"ہم بھی چلیں گے "راجو نے کہا وہ ایسی دل چسپ جگہ ضرور جانا چاہتا تھا۔

"شی-شی-شی" ہم اس بات کو راز ہی رکھیں گے۔ وہ جگہ جنگل میں کافی دور ہے۔ تمہاری مائیں تمہیں وہاں جانے کی اجازت نہیں دیں گی۔"

اگلے دن، وہ لوگ اپنی مقّررہ جگہ کے بجائے جنگل میں اس خفیہ جگہ پہنچ گئے۔ گھنے درختوں اور جھاڑیوں کے درمیان ایک بڑی جھیل تھی۔ وہاں بے شمار کیلے تھے۔

ہاتھیوں کے بچوں کو بڑا مزا آیا۔



شام ہو گئی۔ مگر وہ لوگ اور کھیلنا چاہتے تھے۔ تھکے ہارے وہ لوگ اپنے اپنے ٹھکانوں کی طرف چلے۔

وہ وہاں کئی بار گئے۔

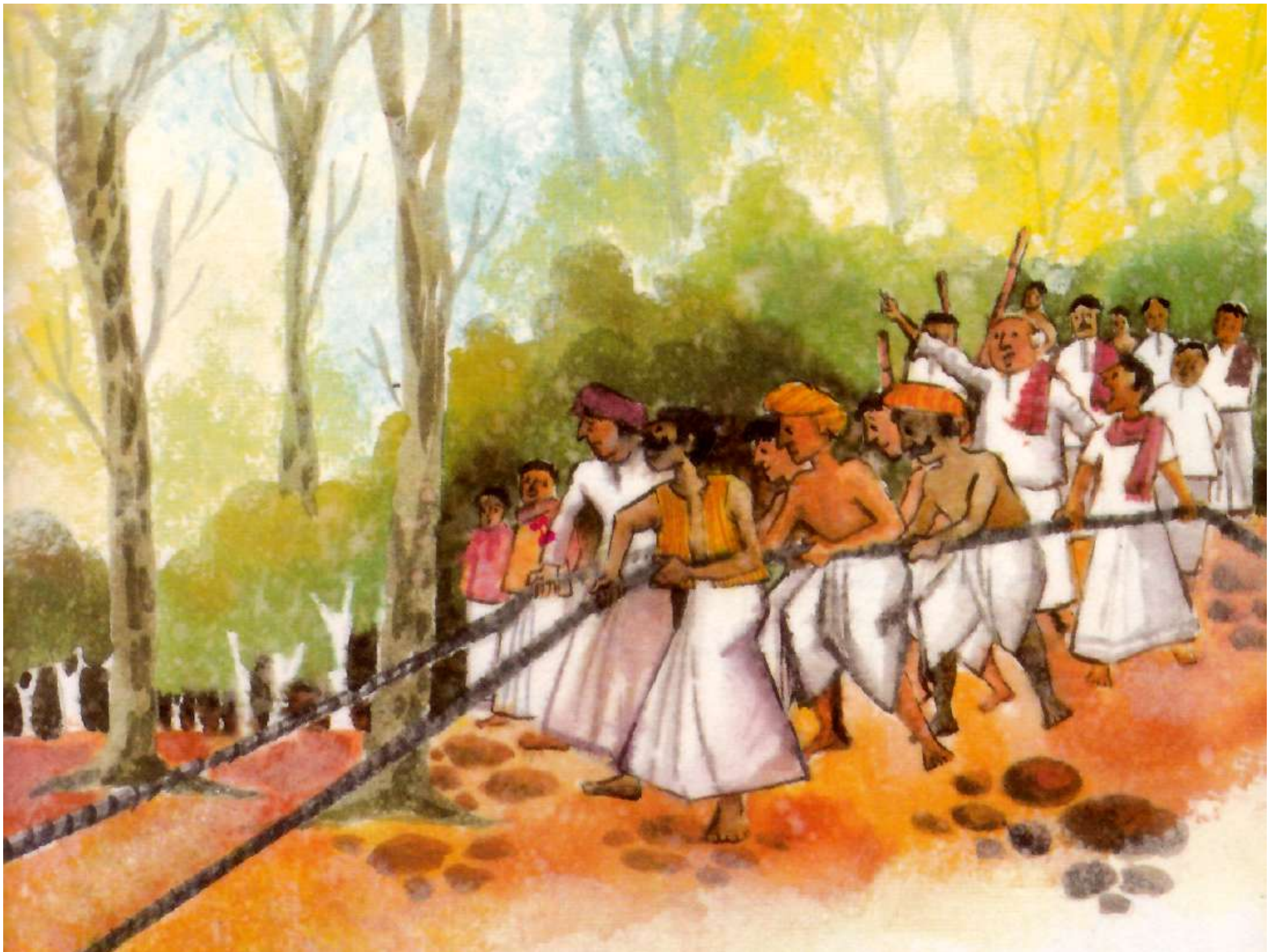
ایک دن ہری کو ایک خیال آیا۔ اُس نے کہا:

"ہم لوگ آنکھ مچولی کھیلیں"

اس کے دوست تیار ہو گئے۔

اُس دن وہ اس سے بھی آگے نکل گئے۔ وہ جگہ انھیں پسند آئی۔ وہاں چھپنے کی بہت جگہ تھی۔ وہاں پر بلّیوں اور بڑی بڑی لکڑیوں سے گھرا ہوا کھلا میدان تھا۔





راجو، دوڑتا ہوا اس کُھلے میدان میں چلا گیا۔ اس کے کچھ دوست بھی اس کے پیچھے پیچھے گئے۔

"بہت اچھے۔" وہ چلاّئے "ہم اس سے اچھی جگہ، پہلے کبھی نہیں کھیلے!"

انھوں نے پوری طرح کھیل کا لُطف اٹھایا۔

آخر کار وہ تھک گئے۔ اب وہ وہاں سے باہر نکلنا چاہتے تھے۔ لیکن انھیں باہر نکلنے کا کوئی راستہ نہیں مل رہا تھا۔

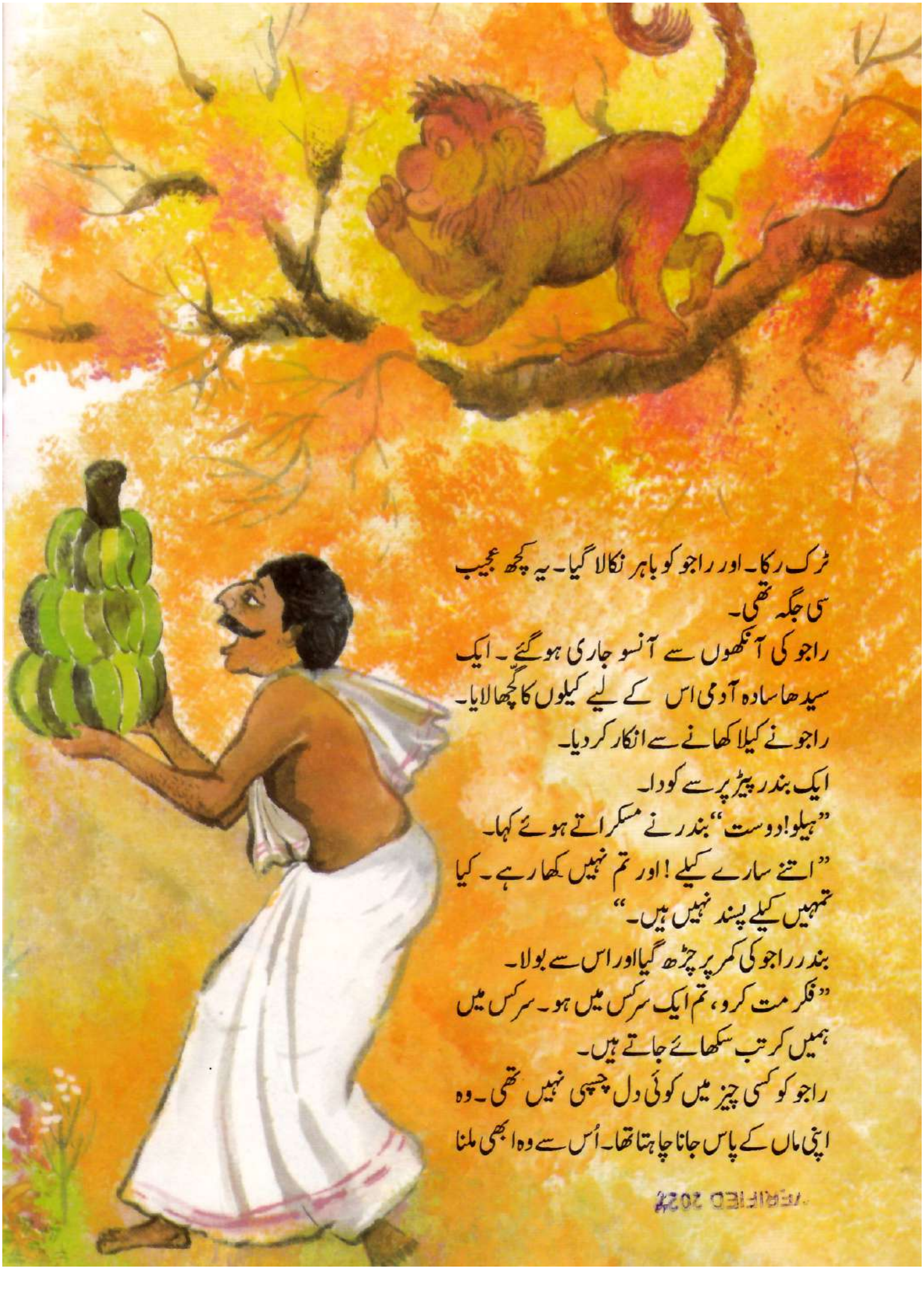
راجو اور اس کے دوستوں نے گھبرا کر چیخنا شروع کر دیا۔ ہاتھیوں کے اس شور کو ان کے دوسرے ساتھیوں نے سُنا۔

"پریشان ہو کر"! وہ مدد کے لیے دوڑے۔
افسوس! کوئی بھی نہیں جانتا تھا کہ اس کو ان بُھول بُھلّیوں سے کیسے نکالا جائے۔

وقت گزرتا گیا۔ راجو نے محسوس کیا جیسے کوئی اسے کھینچ رہا ہے۔ وہ درد سے کراہا۔ اس کے پکڑنے والوں نے اسے نہیں چھوڑا۔

آخر کار جب راجو باہر آیا تو اسے ایک ٹرک پر ڈال کر لے جایا گیا۔





ٹرک رکا۔ اور راجو کو باہر نکالا گیا۔ یہ کچھ عجیب سی جگہ تھی۔

راجو کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ ایک سیدھا سادہ آدمی اس کے لیے کیلوں کا گچھا لایا۔

راجو نے کیلا کھانے سے انکار کر دیا۔

ایک بندر پیڑ پر سے کودا۔

"ہیلو! دوست" بندر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اتنے سارے کیلے! اور تم نہیں کھا رہے۔ کیا تمھیں کیلے پسند نہیں ہیں۔"

بندر راجو کی کمر پر چڑھ گیا اور اس سے بولا۔

"فکر مت کرو، تم ایک سرکس میں ہو۔ سرکس میں ہمیں کرتب سکھائے جاتے ہیں۔

راجو کو کسی چیز میں کوئی دل چسپی نہیں تھی۔ وہ اپنی ماں کے پاس جانا چاہتا تھا۔ اُس سے وہ ابھی ملنا

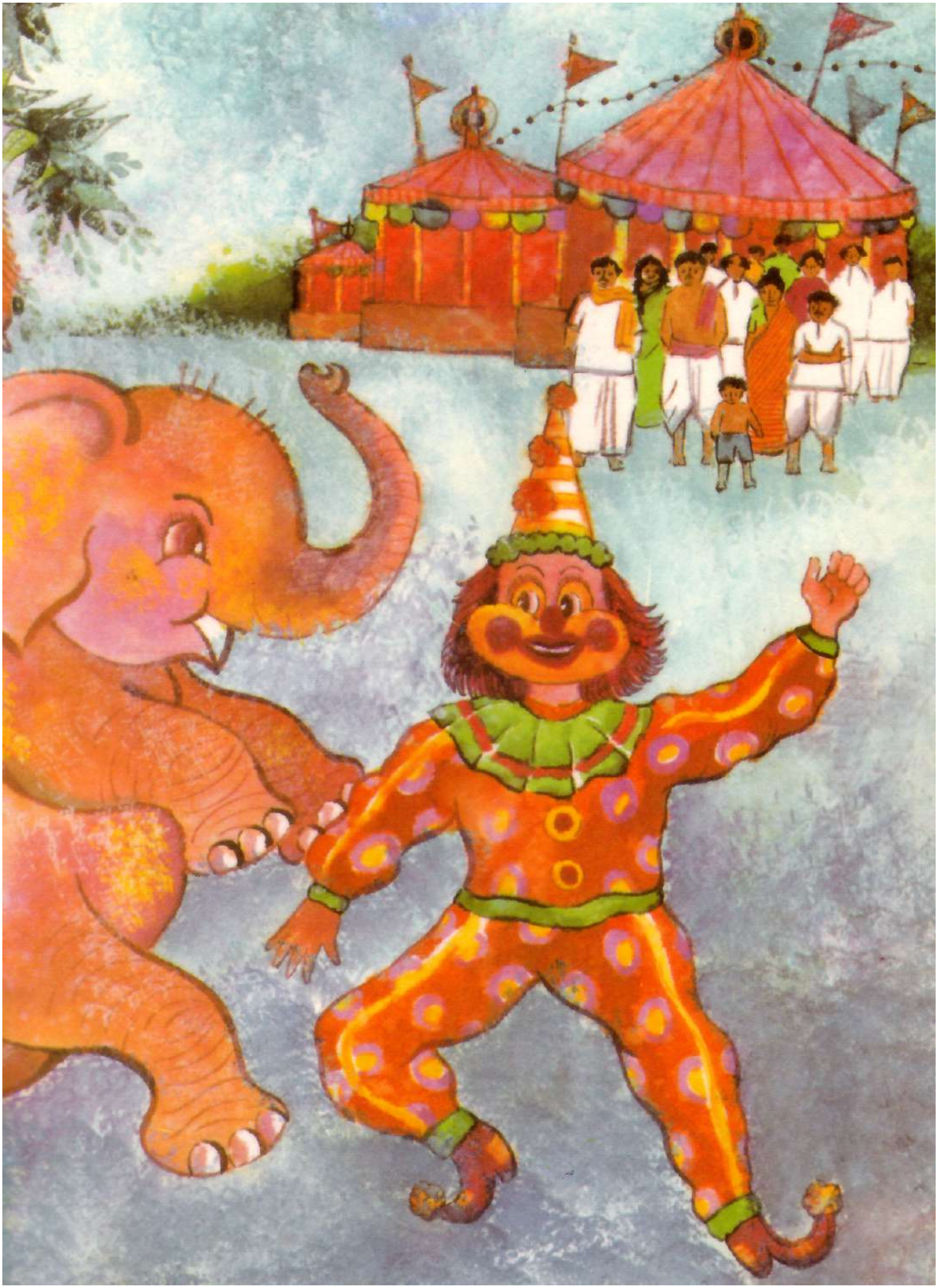
چاہتا تھا۔ وہ چنگھاڑا۔ اسے یقین تھا کہ اس کی آواز سُن کر اس کی ماں ضرور آئے گی۔ لیکن اس کے بجائے ایک ہنستا ہوا ایک آدمی، جس کا چہرہ رنگا ہوا تھا، پہیّوں والی گاڑی لے کر اس کے پاس آیا۔

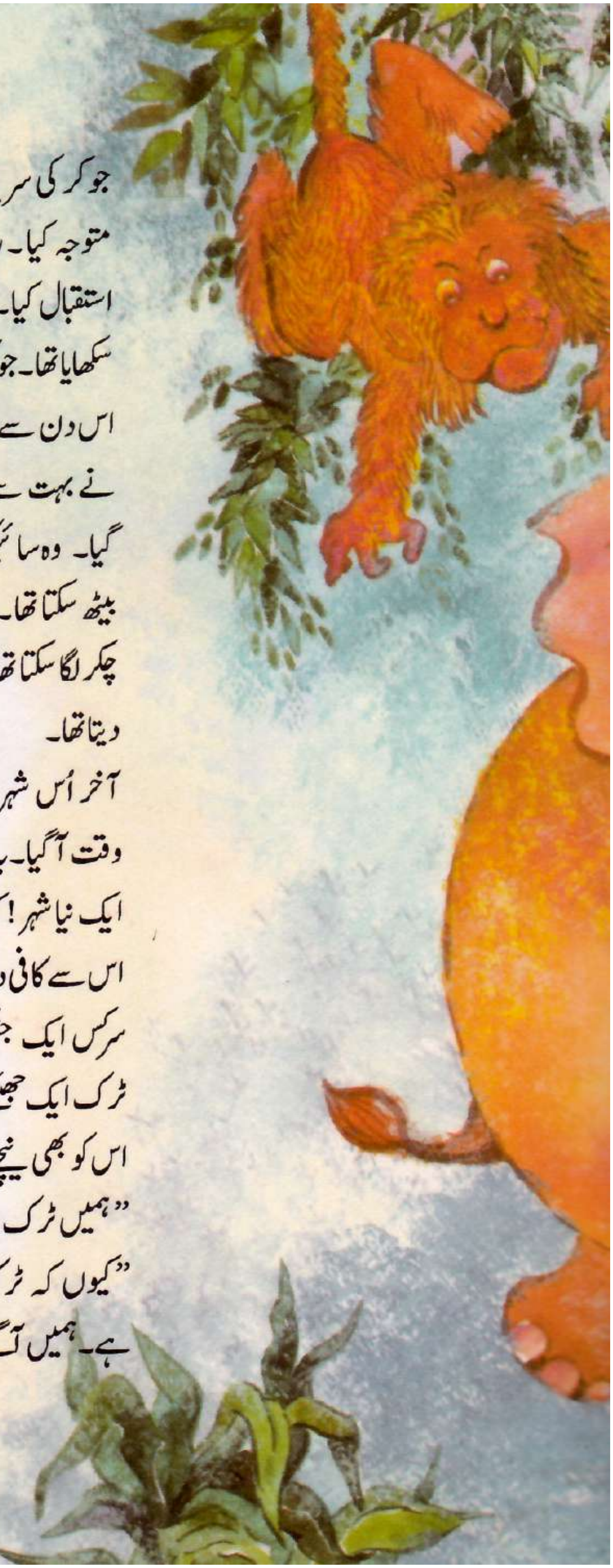
''یہ ٹوٹو ہے۔ جو کر یہ ہر قسم کے کرتب دکھا سکتا ہے؟'' بندر نے کہا۔ ٹوٹو اس کے سامنے جھک کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا سر زمین کو چھُو رہا تھا۔

ٹوٹو نے راجو کو سلام کیا۔

''ہیلو 'ماسٹر! کیا ہم دوست بن سکتے ہیں؟''







جوکر کی سریلی اور دلکش آواز نے راجو کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ راجو نے اپنے اگلے پیر اٹھائے اور جوکر کا استقبال کیا۔ بالکل اسی طرح، جیسے کہ ہری نے اس کو سکھایا تھا۔ جوکر زور زور سے تالی بجانے لگا۔

اس دن سے ٹوٹو اور راجو کبھی جدا نہیں ہوئے۔ راجو نے بہت سے کرتب سیکھ لیے اور وہ سرکس کا ہیرو بن گیا۔ وہ سائیکل چلا سکتا تھا۔ ڈرم بجا سکتا تھا۔ اسٹول پر بیٹھ سکتا تھا۔ اور ٹوٹو کے ساتھ سرکس کے میدان میں چکر لگا سکتا تھا۔ ٹوٹو اس کی کمر پر چڑھ کر سب کو سلامی دیتا تھا۔

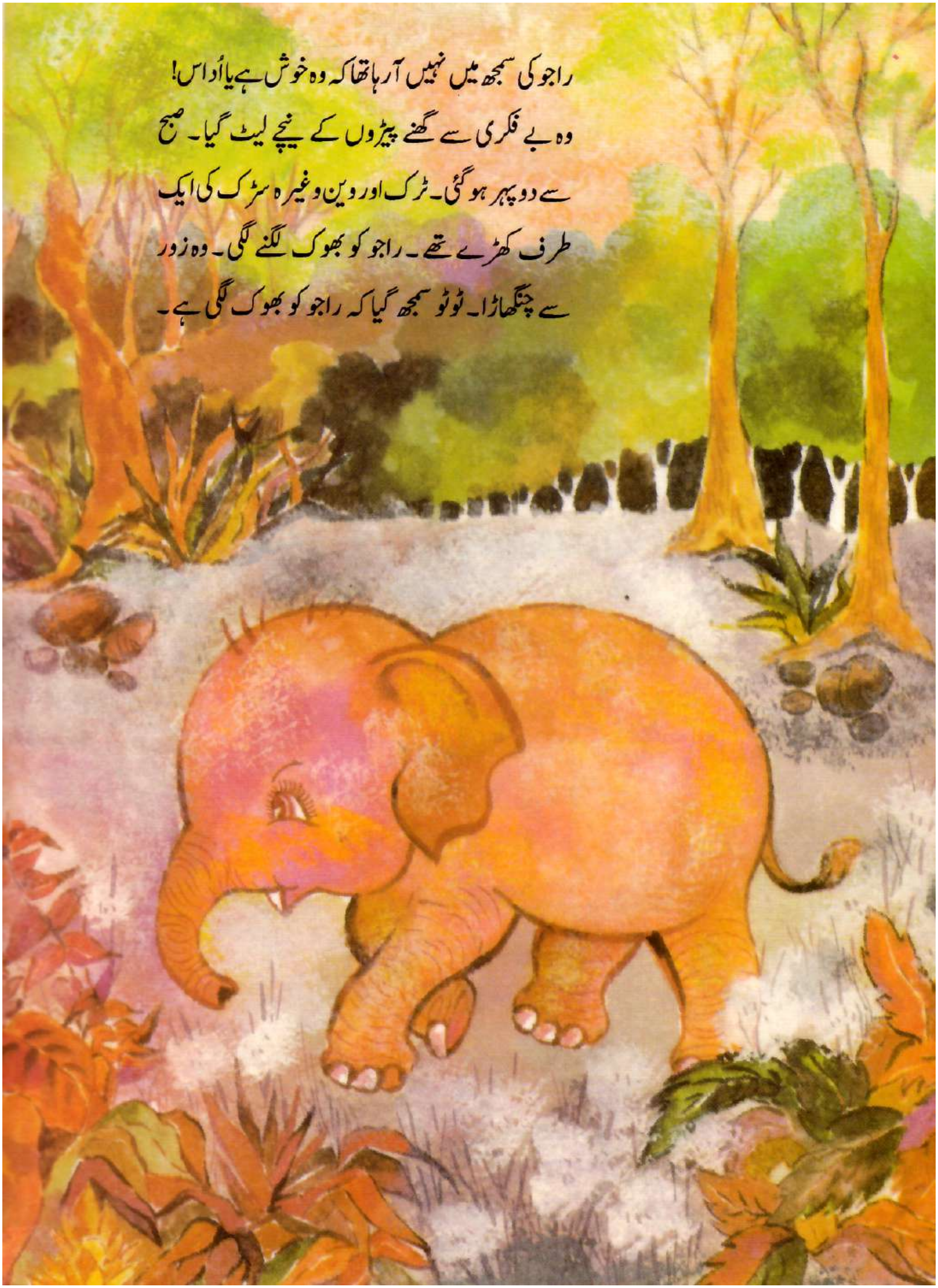
آخر اُس شہر سے سرکس کے دوسرے شہر جانے کا وقت آگیا۔ یہ خبر ٹوٹو نے راجو کو سنائی ۔

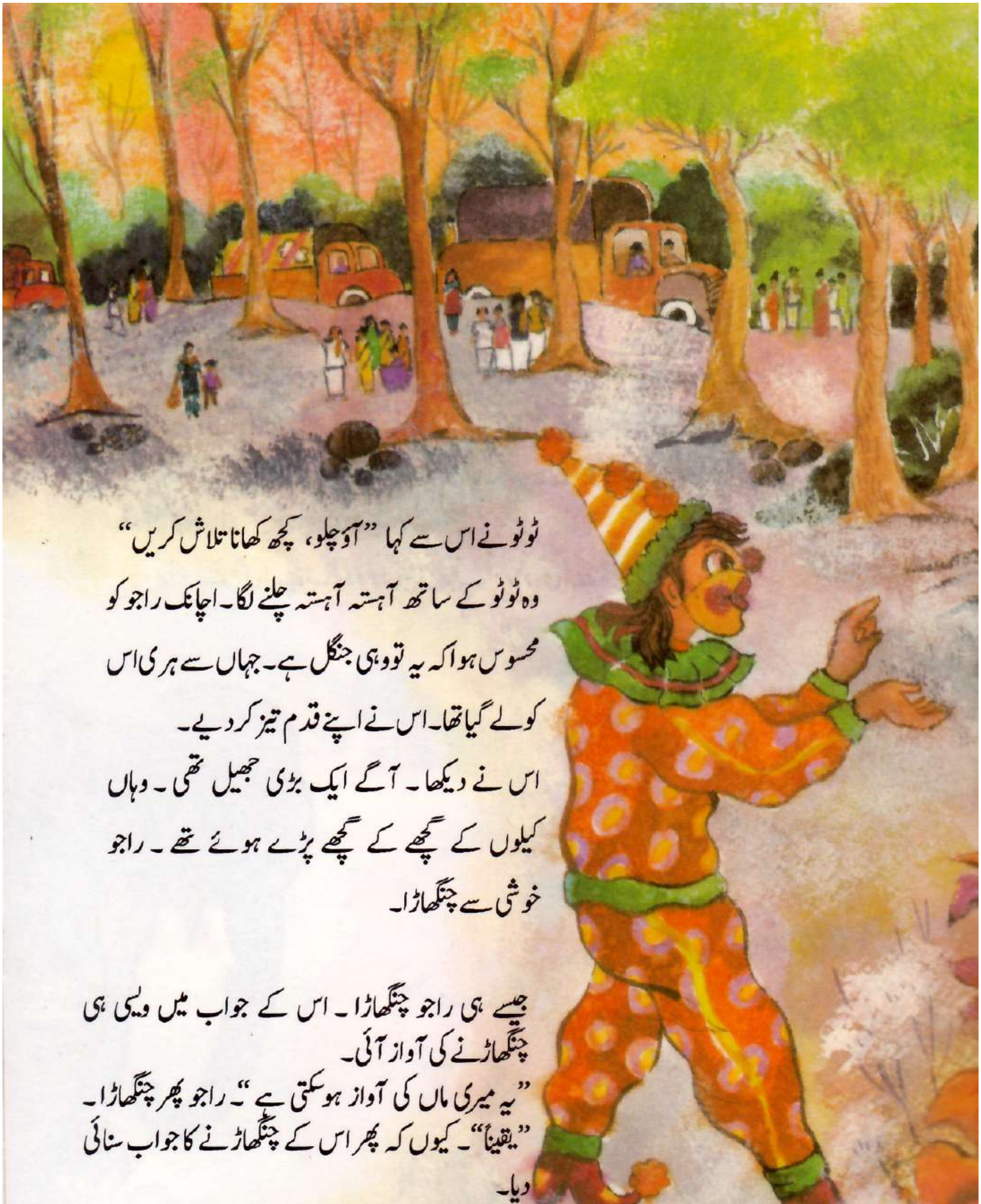
ایک نیا شہر! کیا وہ اپنی ماں کے پاس پہنچ جائے گا یا پھر اس سے کافی دور ہو جائے گا۔

سرکس ایک جنگل سے گزر رہا تھا۔ اچانک چلتے چلتے ٹرک ایک جھٹکے کے ساتھ رک گیا۔ ٹوٹو کے ساتھ اس کو بھی نیچے اترنا پڑا۔

''ہمیں ٹرک خالی کرنا پڑے گا'' ٹوٹو نے وضاحت کی ''کیوں کہ ٹرک کا ایک پہیّہ گڈھے میں پھنس گیا ہے۔ ہمیں آگے جانے میں تھوڑا وقت لگے گا۔''

راجو کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ وہ خوش ہے یا اُداس! وہ بے فکری سے گھنے پیڑوں کے نیچے لیٹ گیا۔ صبح سے دوپہر ہو گئی۔ ٹرک اور وین وغیرہ سڑک کی ایک طرف کھڑے تھے۔ راجو کو بھوک لگنے لگی۔ وہ زور سے چنگھاڑا۔ ٹوٹو سمجھ گیا کہ راجو کو بھوک لگی ہے۔

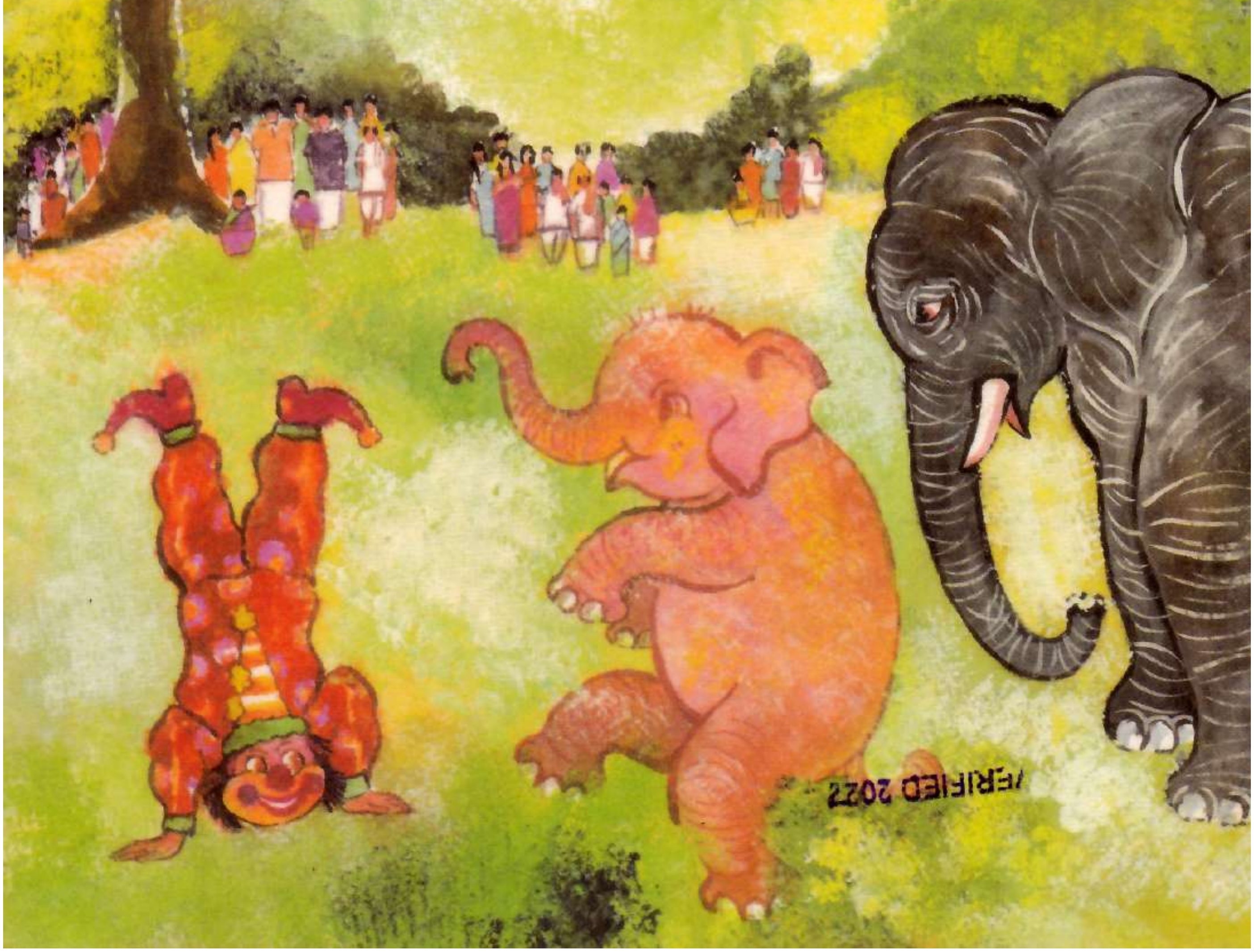


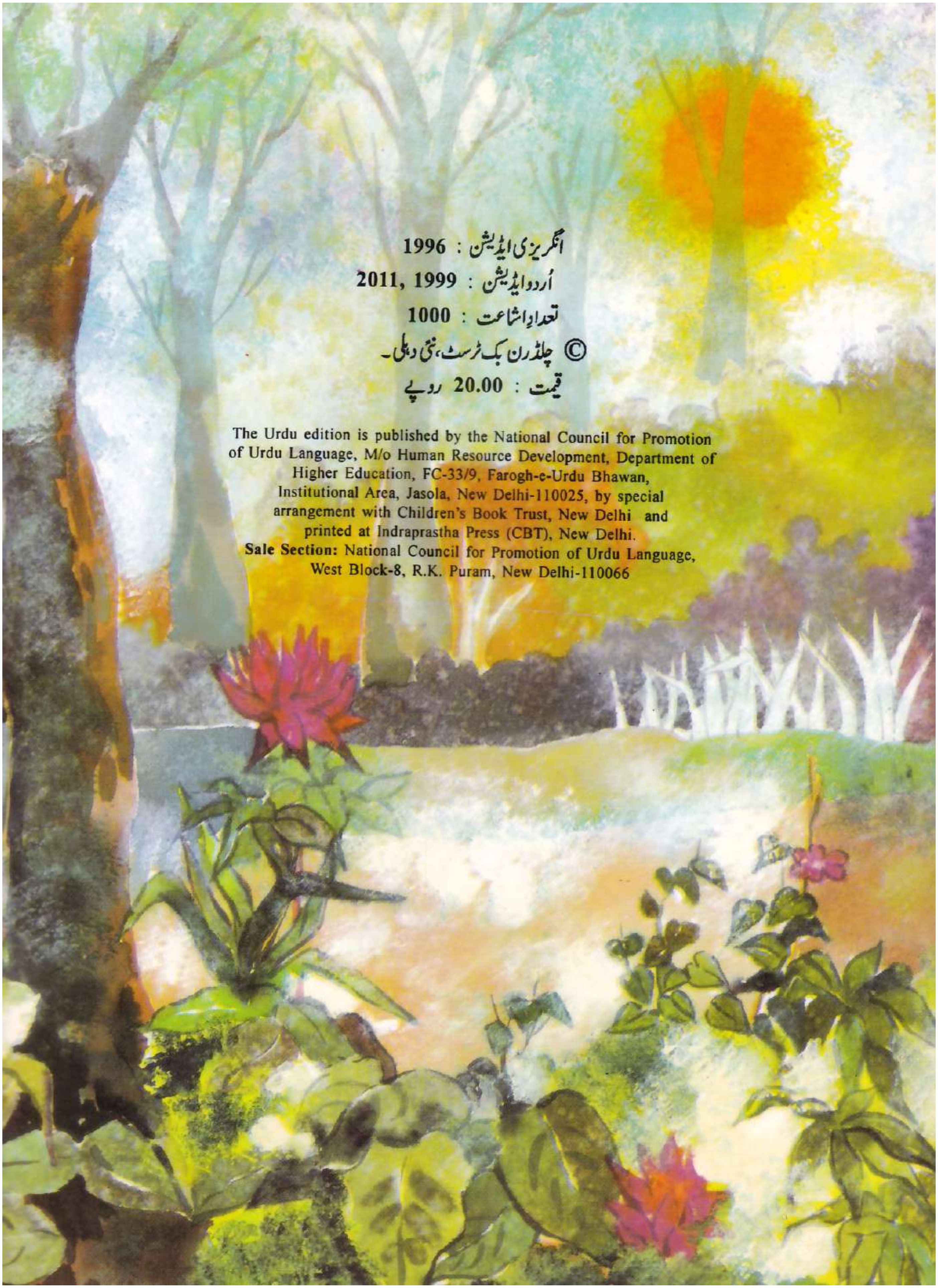


ٹوٹو نے اس سے کہا ''آؤ چلو، کچھ کھانا تلاش کریں''
وہ ٹوٹو کے ساتھ آہستہ آہستہ چلنے لگا۔ اچانک راجو کو
محسوس ہوا کہ یہ تو وہی جنگل ہے۔ جہاں سے ہری اس
کو لے گیا تھا۔ اس نے اپنے قدم تیز کر دیے۔
اس نے دیکھا۔ آگے ایک بڑی جھیل تھی۔ وہاں
کیلوں کے گچھے کے گچھے پڑے ہوئے تھے۔ راجو
خوشی سے چنگھاڑا۔

جیسے ہی راجو چنگھاڑا۔ اس کے جواب میں ویسی ہی
چنگھاڑنے کی آواز آئی۔
''یہ میری ماں کی آواز ہو سکتی ہے''۔ راجو پھر چنگھاڑا۔
''یقیناً''۔ کیوں کہ پھر اس کے چنگھاڑنے کا جواب سنائی
دیا۔

جوش میں بھر کر راجو پھر چنگھاڑا۔ ایک بار نہیں، تین بار چنگھاڑا۔
سارا جنگل ہاتھیوں کی آواز سے گونج اٹھا۔
ٹوٹو اور سرکس کے دوسرے لوگوں نے سمجھا کہ راجو خطرے میں ہے۔
وہ جنگل کی طرف بھاگے۔
اب راجو اپنی ماں کے سامنے کھڑا ہوا تھا۔ بہت خوش!
راجو اپنی ماں سے لپٹ گیا۔ یہ دیکھ کر سرکس کا منیجر واپس ہو گیا اور دوسرے لوگوں سے بھی ٹرکوں کی طرف آنے کو کہا، جہاں وہ چلنے کو تیار کھڑے تھے۔
ٹوٹو اس کے سامنے سر کے بل کھڑا ہو گیا۔ اس نے راجو کو سلام کیا اور کہا "خدا حافظ"۔
راجو نے بھی اپنے اگلے دونوں پیر اٹھائے اور خوشی سے چنگھاڑا۔





انگریزی ایڈیشن : 1996
اُردو ایڈیشن : 2011, 1999
تعداد اشاعت : 1000

قیمت : 20.00 روپے

The Urdu edition is published by the National Council for Promotion of Urdu Language, M/o Human Resource Development, Department of Higher Education, FC-33/9, Farogh-e-Urdu Bhawan, Institutional Area, Jasola, New Delhi-110025, by special arrangement with Children's Book Trust, New Delhi and printed at Indraprastha Press (CBT), New Delhi.

Sale Section: National Council for Promotion of Urdu Language, West Block-8, R.K. Puram, New Delhi-110066